12397 ـ بنك ملازمين كو ريٹائر منٹ پر ملنے والی رقم

سوال

ايك دوست كا سوال ہے كہ: اس كا والد سودی بنك ميں ملازم ہے اور ريٹائر ہونے كے قريب ہے، اور اسے بنك كے مال سے ريٹائمنٹ كے موقع پر كچھ رقم دی جائے گی، تو اس رقم كا حكم كيا ہے ؟
اور ريٹائرمنٹ كے بعد حاصل ہونے والی پنشن كا حكم كيا ہے؟ (يہ علم ميں رہے كہ اسے ماہانہ پنشن اجتماعی انشورنس ادا كرے گی، جو كہ ملازمت والی كمپنی ـ ہماری موجودہ حالت ميں وہ بنك ہے ـ وہ بنك كے ذريعہ ملازم كی تنخواہ ميں سے اجباری طور پر كچھ تنخواہ كاٹتے رہے تا كہ ريٹائرمنٹ كے بعد پنشن دی جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ميں نے اپنے شيخ اور استاد عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے سودی بنك سے ريٹائرمنٹ پر ملنے والی رقم كے متعلق دريافت كيا تو انہوں نے مجھے جواب ديا:

اس كے ليے اس مدت كے مقابلہ ميں لينا جائز ہے جس ميں اسے حرمت كا علم نہيں تھا اور اس نے سودی بنك ميں ملازمت كی، اور حرمت كا علم ہونے كے بعد والی مدت كا معاوضہ لينا جائز نہيں.

مثلا: فرض كريں كہ اس نے تيس برس بنك ميں ملازمت كی اور اسے بيس برس تك حرمت كا علم نہ ہوا، پھر اسے حكم كا علم ہوا اور وہ دس برس اور ملازمت كرتا رہا، تو اس كے ليے بيس برس كی رقم لينی جائز ہے، اور آخری دس برس كی نہ لے.

اور اولاد كے بارہ ميں گزارش ہے كہ: اگرچہ ان كے والد كی كمائی حرام ہے ليكن ان كے ليے اپنے والد كے مال سے ضرورت كے مطابق رقم لينی حلال ہے، كيونكہ ان كا نان و نفقہ والد پر واجب ہے، اور حرام كمائی كا گناہ والد كے ذمہ ہے، ليكن وہ اسے نصيحت كريں اور رقم لينے ميں فراخ دلی سے كام نہ ليں.

واللہ اعلم .